

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۱) — مطبوعہ ۱۸ - مارچ ۱۸۹۸ء بروز جمعہ — جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

ہمارے گرجوں کی سادگی ۞

اس مہینے کے مسیحی کے ۹۵ صفحہ پر یہہ نوٹ درج ہے۔ جب کسی نیم مہذب قوم کا پالا کسی ایسی قوم کے ساتھ آپڑتا ہے جو اُس سے بدرجہا اعلیٰ اور مہذب ہے تو باہمی تعلقات اور رسوم کا درست بیٹھنا محال ہو جاتا ہے مثلاً ہمارے گرجوں کو دیکھے انگریزی تہذیب اور خوشحالی کا اثر در و دیوار سے نمایاں ہے اصل میں یہہ اجنبی مشنری صاحبان کسی حد تک معذور بھی ہیں وہ اپنی عبادتگاہوں میں وہی سج دھج قایم رکھنا چاہتے ہیں جو وہ شروع سے اپنے ملک میں دیکھتے آئے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہہ لوگ عبادت کی سادگی کو نہیں سمجھتے اور شاید اُن کے نزدیک ہم ایسے جنگلی اور نیم وحشی ہیں کہ ہم بچھوں پر بیٹھکر عبادت کرنا نہیں جانتے۔ اُن کی چینیل کا سامان کیسا پُرتکلف ہے سنگمرمر کے دو چار زینہ طے کرکے وہ جنگلا ہے جہاں کلیسیا کی حدود کا خاتمہ ہے اس کے اندر وہ میز ہے جو گویا قدس الاقداس ہے۔ اس منقش فرش کی آب و تاب اور سامان چوبین کے بیل بوٹے اور میز کی چادر کے ریشمی حروف اور وہ زرنگار ظروف ایک سے ایک بڑھکر ہیں (اس سادگی ...) ایک بیچارے عام مسیحی کے لئے یہہ منظر مشنری صاحب کے گول کمرے سے بھی عالیشان اور ہیبتناک ہے ۞

شاید ہماری طرف سے یہہ کہنا کسیقدر فضول معلوم ہوگا کہ ہم بدل و جان مسیحی کے اس نوٹ کی تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ دیگر مذاہب کی حیرانی میں ڈالنے والی چمک دمک دیکھتے آئے ہیں اُن کے روبرو عبادت میں سادگی کا نظارہ بہتر معلوم ہوتا ہے ۞

ہم ناظرین کی توجہ یسعیاہ ۶۲: کی طرف دلایا چاہتے ہیں اگر یہہ باب اس خیال سے پڑھا جاوے کہ اوروں کے واسطے اور کلیسیا کی ترقی کے واسطے مسیحیوں پر دعا کرنا کس قدر فرض ہے تو نہایت مفید ہوگا۔ نبی اپنا اور نگاہبانوں کا ذکر اس بارہ میں اس طور پر کرتا ہے ۞

صیہون کی خاطر میں چپ نہ رہونگا اور یروشلم کی خاطر میں دم نہ لونگا جب تک اُس کی راستبازی نور کی مانند نہ چمکے اور اُس کی نجات چراغ کے مانند جلوہ گر نہو پھر کہتا ہے۔ ای یروشلم مینے تیری دیواروں پر نگاہبان بٹھلائے ہیں جو سارے دن اور ساری رات کبھی چپ نہ رہینگے آیت ۶۔ آگے جا کر اُن کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے تم جو خداوند کا ذکر کرتے ہو چپکے نہ رہو اور جب تک وہ یروشلم کو قایم نہ کردے اور اُسے دُنیا میں ستودہ کروے اُسے چین کرنے نہ دو آیت ۷ ۞

اس بات کے پڑھنے سے ہمنے یہہ چند کلمے اخذ کئے جو مفید عام ہونگے ۞

اوّل۔ خدا سے بڑی بڑی برکتوں کا مانگنا ہمارا حق اور ہمارا فرض بھی ہے ۞

دوسرے۔ خدا کے وعدے سفارشی دعاؤں کی بنیاد ہیں۔ آیت ۸ و ۹۔ اور ہوسیع ۶: ۳ ۞

تیسرے۔ دعا مانگنے والے کا فرض ہے کہ جو جو باتیں مانگے اُنکے آنے کا منتظر رہے اور تیاری کرتا رہے۔ دسویں آیت میں لکھا ہوا ہے کہ لوگوں کے لئے شاہراہ اونچی کرو پتھر سرکا دو۔ قوموں کیلئے

نورافشاں

پادری سی - ایچ - ینگ صاحب - ایم - اے اڈیٹر

پادری ایچ - گلکس ترصاحب - پادری غلام مسیح صاحب - پادری طالب الدین صاحب - پادری پی - سی - اپل صاحب } اسوسیٹ ایڈیٹرز

کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت سے دیگئی
مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح سے پہنچی

یوحنا باب ۱ : ۱۷

ان دونوں الفاظ شریعت اور فضل میں ایک عجیب نسبت تناسب ہی جس پر دنیا غور نہیں کرتی - دنیا الٰہی تاویل کو چھوڑ کر شریعت اور فضل کے تعلق اپنی تاویل کو مقدم رکھتی ہی اور اُس پاس خاطر سے یا تو محض شریعت شریعت پکارتی ہی اور یا محض فضل فضل - اہل اسلام شریعت شریعت پکارتے ہیں اور فضل کا خون کرتے ہیں اور اگر فضل پکارتے ہیں تو اس کو اپنی عبادت کا حق سمجھکر طلب کرتے ہیں - وہ فضل کی الٰہی تاویل سے مطلق ناآشنا ہیں - انکی تاویل انسانی ہی - باقی رہے اہل ہنود انمیں تعلیمات کا ہی ایسا تفرقہ پڑا ہوا ہی کہ مشکل سے دس بھی ایسے ملیں گے جو واقعی خدا کے قایل ہیں - مگر شریعت اور فضل ان کے معنوں میں بھی انسانی بنیاد رکھتے ہیں - انسان فطرت کی رو سے نا تو فضل کو پسند کرتا ہی اور نہ شریعت کے الٰہی معنی کو - شریعت کے تعلق روزہ نماز - زکوٰۃ - تقویٰ اور پرہیز کو تو پسند کرتا ہی - مگر شریعت کے الٰہی تاویل کو کہ کامل اور پاک بنو - جیسا خدا پاک ہی مطلق زیر نگاہ نہیں رکھتا - انسان محل اور موقع کو شریعت اور فضل کے درمیان قایم کرنے کی بجائے یا تو شریعت کو برطرف کرتا ہی اور یا فضل کو - متذکرہ بالا آیت سے صاف ظاہر ہی کہ شریعت دیگئی اور فضل اور سچائی آئی - شریعت بطور آئینہ کے ہمارے سپرد ہوئی تاکہ ہم دیکھیں کہ کہانتک موافقت یا منافقت شریعت کے ساتھ ہم نے قایم کی ہی - شریعت نے ظاہر کیا کہ انسان کو کیا حالت اختیار کرنی چاہیے - سچائی اور فضل ہم پر یہہ ظاہر کرتی ہی کہ انسان واقعی کیا حالت رکھتا ہی اور خدا کیا ہی - جیسے شریعت بطور آئینہ ہم کو دکھلا رہی ہی کہ ہماری حالت نے کیا موافقت یا تجاوز اختیار کی ہی اسیطرح فضل اور سچائی جو مسیح کی صلیبی موت پر عیاں ہیں - ہم کو دکھلا رہے ہیں کہ گناہ کیا ہی - خدا کیا ہی اور فضل کیا ہی - کلوری کی منظر پر ہم مسیح خداوند کو دائیں بائیں دو چوروں کے درمیان لٹکا ہوا دیکھتے ہیں - دونوں طعنہ زنی کر رہے ہیں - اس کے نیچے چاروں طرف دشمنوں کی پھٹکار ہی - اُس کے اوپر اُس حالت میں خدا کی لعنت ہی - اندرونی اس حالت میں خدا کی جدائی کا دکھ ہی - یہہ نظارہ دیکھکر ایک نفسانی قادیاں جیسا مسیح خداوند کو ملعون کہکر بھاگ نکلتا ہی - مگر روحانی آنکھوں سے وہ نظارا ایک کرشمہ دکھا رہا ہی جس کا ذکر الہام کے ذریعہ داؤد نے کئی ایک سو برس پہلے اپنے زبور میں کیا - یعنی رحمت اور سچائی ملی ہوئی ہیں - صداقت اور سلامتی نے ایک دوسرے سے بوسہ لیا ہی - وغیرہ زبور ۸۵ : ۱۰ -

مسیح کی صلیبی منظر پر ہم اول یہہ دیکھتے ہیں کہ انسان کی حقیقی حالت کیا ہی - اگر میں چاہتا ہوں یہہ دیکھنا کہ خدا مجھے کس نگاہ سے دیکھ رہا ہی تو میرے پیارے اپنا نقشہ مسیح کی صلیبی موت میں دیکھ - خدا صداقت ہی اور تو نے اسکی صداقت کا خون کیا ہے شریعت جس پر تیرا بھروسا ہی تجھ پر جتا رہی ہی کہ تو نے موافقت کی جگہ منافقت اختیار کی ہی - مسیح تیرے بجائے صلیب پر لٹکا ہوا تجھپر جتا رہا ہی کہ تیری عہد شکنی اور عدول حکمی کا نتیجہ یہہ ہی جو تو دیکھ رہا ہی دشمنوں کی پھٹکار - چوروں کی طعن اور تشنیع - اندرونی دکھ اور بالائی لعنت ان سب سے تجھے جتایا جارہا ہی کہ تقاضائے الٰہی صداقت اور عدالت کیا شئے ہی دوم چوروں کا ملامت کرنا - دشمنوں کا پھٹکارنا تیری گناہی اور سخت دل حالت کو ظاہر کر رہا ہے - تو جو گناہ میں مُردہ ہوکر خدا کی بخشش اور فضل کو ہیچ جان رہا ہی - اور نیکی کی دھجیوں کو جوڑ جوڑ کر اپنے ننگے پن کو ڈھانپ رہا ہی - فضل اور سچائی مسیح سے پہنچی - سچائی تیری نسبت یہی ہی کہ تو گناہ میں مُردہ ہی سچائی تیری نسبت یہی ہی کہ تو زیر فتویٰ سزا ہی اور کہ خدا کے غضب کی تلوار تیرے اوپر جھوم رہی ہے سوم - مسیح کی صلیبی موت پھر اگر تو غور سے اُسپر تکنا چاہے تجھے یہہ بھی دکھلا رہی ہی کہ خدا نے جہان کو پیار کیا ہی - سچائی اور فضل مسیح سے پہنچے - مسیح کی موت تجھے جتا رہی ہی کہ خدا تیرے لئے کیا ہی - وہ دو چور جو مسیح خداوند سے دائیں اور بائیں تھے اپنی نفسانی حالت میں نفسانی طریقے سے نجات چاہتے تھے اور یہہ کہتے تھے کہ تو اپنے کو بچا اور ہم کو بھی بچا - وہ اپنی حالت کو اپنے ہی میں دیکھتے تھے مگر انکا مُردہ پن اور اندھا پن اُن کی نفسانیت اور گناہ اُن کی سخت دلی اُن کے اصلے کو انپر ظاہر ہونے نہیں دیتی تھی - وہ صرف کلبلاتے اور دانت پیستے تھے - پر اب ایک اُن میں سے اپنے سے لٹکر مسیح خداوند پر تاکتا ہی اور اپنے کو گنہگار اور مسیح کو بے گناہ پاتا ہی - وہ اپنے ساتھی کی طرف مخاطب ہوکر اُسکو ملامت کرتا ہی کہ ہم تو اپنے کئے کی پا رہے ہیں - مگر یہہ بے گناہ سزا پا رہا ہی



ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن۔ مارچ ۸۔ کل رات ہوس آف لارڈس میں لارڈ رابرٹس نے ہندوستان کی سرحدی قوموں اور حال کی جنگی کارروائی کے متعلق بیان کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ ہماری موجودہ پولیسی کو اختیار کرنا اس وجہ سے ہوا کہ روس بہت قریب آپہنچا ہی +

اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ ہمارا اُسطرف نہ دخل دینے کی پولیسی بالکل ناکامیاب ہوئی اور یہہ امر ضروری تھا کہ ہم تمام سرحد پر بتدریج پولیٹیکل رعب ہمارا رکھیں +

لارڈ موصوف نے سر ولیم لاکھارٹ اور انکی فوج کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ مجھکو یقین ہی کہ اگر ہمارا تسلط آفریدی ملک پر ہوگیا تو آفریدی نہ صرف ہمارے باامن ہمسائے ہونگے بلکہ بہادر اور نمک حلال سپاہی بنیں گے +

لارڈ آنسلو نے ظاہر کیا کہ لارڈ رابرٹس کی تجویزات پر اگر عمل ہو تو بہت خرچ پڑیگا اور اس کے باعث ہندوستان کی اندرونی ترقی کو نقصان پہنچیگا +

لارڈ نارتھ بروک نے گورنمنٹ کی پالیسی کی تائید کی +

لارڈ لینسڈون نے کہا کہ گورنمنٹ کی پالیسی یہہ ہی کہ اُن قوموں میں ہمارا رعب جمایا جاوے مگر جہانتک ہوسکے دخل کم کیا جاوے اور کہ خیبر اور گومل درے کھولے جاویں +

لارڈ رپن نے زور سے خیبر کو اپنے قبضہ میں لانیکی مخالفت کی اور اسبات پر زور دیا کہ ہم کو ان قوموں سے دوستی رکھنی چاہئے +

کلکتہ۔ مارچ ۸۔ ایک تار آمدہ جمرود میں بیان کیا گیا ہی کہ سر ولیم لاکھارٹ نے کرنل واربرٹن کو مطلع کیا ہی کہ درہ خیبر ۱۱ مارچ سے قافلونکی آمد و رفت کے لئے کھولا جاویگا۔ یقین ہی کہ اس فیصلے سے اُس موقع پر معاملات صاف ہوجاویں گے +

لنڈن۔ مارچ ۹۔ اخبار ٹائمس بیان کرتا ہی کہ روس اپنی فوج چین کی طرف اوڈیسا سے بھیجتا چلا جاتا ہی اور چونکہ اُس کے جہاز اس کام کے لئے کافی نہیں ہیں اس نے فرانس کے جہازوں سے بندوبست کیا ہی۔ فرانس کا پہلا جہاز دو ہفتہ کے اندر اندر دو ہزار آدمیونکو لیکر روانہ ہوگا +

ٹائمس کا پیکن کا کارسپانڈنٹ بیان کرتا ہی کہ جرمنی نے بمقام سنتن فو اور سنگانا کے درمیان ریل بنانیکی ایک اور رعایت حاصل کی ہی +

بمبی۔ مارچ ۱۰۔ ۹ تاریخ کو ایک ایسا بھاری بلوہ ہوا جو کئی برسوں سے ہندوستان میں نہ ہوا تھا۔ اس بلوہ میں کئی جانوں کا نقصان ہوا۔ اور بہت زخمی ہوئے۔ کچھ مدت سے بمبئی کے دیسی باشندوں میں اس بلوہ کے بخارات اُٹھ رہے تھے۔ بعض دیسی پلیگ کے انسداد کے باعث شاکی تھے۔ کل اس قسم کے فاسد خیالات ظہور میں آئے۔ مدن پورہ میں پلیگ کی ایک پارٹی پر حملہ کیا گیا۔ دیسیوں نے اکھٹے ہوکر پولیس پر خوب پتھر چلائے۔ یہانتک کہ مسٹر ٹی۔ ایچ۔ دستور فورتھ پریسیڈنسی مجسٹریٹ کو مجبوراً حکم دینا پڑا کہ انپر گولیاں چلائی جاویں چنانچہ انپر فیر کیا گیا اور کتنے حملہ آور سخت زخمی ہوئے اس کی خبر آگ کی مانند شہر کے دیگر حصوں میں بھڑک اُٹھی اور اور جگہ فساد ہونے لگا۔ شروپ شائر لائیٹ انفنٹری کے دو گورہ سپاہی لاٹھیوں اور پتھروں کی مار سے مارے گئے۔ گرنیٹ روڈ کا ہسپتال اور کئی گودام اور دفتروں پر حملہ ہوا اور وہ جلا دئے گئے۔ مسٹر ڈاوس تمنچہ کی گولی سے اتفاقیہ قتل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جیسا سابق میں کئی برس گذرے کہ ہندو مسلمانوں میں فساد ہوا تھا اب کی مرتبہ سب حملے انگریزوں پر کئے گئے ہیں۔ اگر وقت پر جنگی سپاہیوں کی فوج بمبئی میں نہ آتی تو فسادیوں کی خوب مچتی +

بمبی۔ مارچ ۱۰۔ کل ۸۵ واردات اور ۱۴۶ اموات کی رپوٹ کی گئی ہی +

لنڈن۔ مارچ ۱۰۔ مسٹر کرزن نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کونٹ موراویف نے سر نکلس اوکانز انگریزی سفیر مقیمہ سینٹ پیٹرزبرگ کو اطلاع دی ہی کہ روس پورٹ آرتھر اور ٹلنوان کے کئی سالوں تک کرایہ پر لینے کی نسبت اور منچوریہ میں ریل بنانے کی اجازت کی نسبت خط و کتابت کررہا ہی۔ یہہ بھی کہا کہ روس نے نہ تو شاہانہ حقوق طلب کئے ہیں اور نہ ہی اسبات کی دھمکی دی ہی کہ ہم وہاں فوج بھیجیں گے +

کونٹ موراویف نے یہہ بھی کہا کہ اگر ٹلنوان کا پٹہ ہم کو ملگیا۔ تو یہہ مثل دیگر چینی بندرگاہوں کے غیر ممالک کی تجارت کے لئے کھولا جاویگا +

لنڈن۔ مارچ ۱۱۔ رائٹر پیکن سے تار دیتا ہی۔ کہ سر کلاڈ مکڈانلڈ نے بڑے زور سے مخالفت کی ہی کہ پورٹ آرتھر اور ٹلنوان روس کو کرایہ پر نہ دیا جاوے کیونکہ اس طرح کرنے سے طاقت کی برابری میں فرق آویگا +

چین نے اس خط و کتابت کا انتقال سینٹ پیٹرزبرگ میں کردیا ہی۔ تاکہ وقت بہت خرچ نہ ہو +

اور جوں جوں اس جانکاہ کی حالت میں وہ مسیح کو دیکھتا گیا اُسکو اپنی ضائع پن اور اپنا نقصان نظر آیا اُسکو خدا کی جھلکتی ہوئی غضب کی تلوار اپنے اوپر جھومتی ہوئی نظر آئی اُسکو گناہ کی حقیقت نظر آئی۔ اُسکو اپنی بربادی نظر آئی اُسکو خدا کی سچائی اور عدالت نظر آئی کہ گناہ کے ساتھہ خدا کا کیا سچا اور صادق سلوک ہی مسیح میں اُس نے سچائی اور عدالت کا مستحقی اپنے آپ کو سزایاب پایا مگر ساتھہ ہی ڈوبتا ہوا مسیح میں خدا کے فضل کو بھی دیکھا اور فوراً اُسکا سہارا ڈھونڈا۔ ای خداوند۔ خداوند۔ سہارا انسان کا نہیں بلکہ خدا کا۔ ای خداوند جب تو اپنی بادشاہت میں آوے مجھے یاد کیجیو۔ جو ڈھونڈتا ہی سو پاتا ہی اُس نے اپنی بربادی اور لاچاری کی حالت میں خدا کے دروازہ کو کھٹکھٹایا اور اُس کے لئے کھولا گیا۔ یسوع نے اُسے کہا میں تجھہ سے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھہ بہشت میں ہوگا۔

اِنسان فضل کے معنی سے ناآشنا ہی۔ نفسانی انسان یہہ اعتراض قایم کرتا ہی کہ فضل کی پناہ ڈھونڈنا گناہ کرنا اور شریعت ٹالنا ہی انسان تو بذات ہی شریعت ٹالتا آیا ہی۔ اور ایک طرح یہہ سچ ہی کہ ایمان یا فضل بغیر اعمال کے لاحاصل ہی مگر جب اعمال کی طرف نگاہ کی جاتی ہی تو روزہ۔ نماز۔ تقوی و پرہیز بھی صورت اعمال کی نظر آتی ہی۔ ظاہری چھوت چھات ملحوظ خاطر ہوتی ہی مگر باطنی چھوت چھات دنیا کے نفسانی تعلقات سے پرہیز کرنا اور اپنے کو باطنی گناہ سے علیحدہ رکھنا اور خدا اور اُسکی شریعت میں محو رہنا۔ اس باطنی شریعت سے اِنسان گریز کرتا ہی۔ انسانی نفس انسان کی فطرتی شق پر زور دیتا ہی۔ جیسا اِنسان میں گناہ کرنے کا شق ہی۔ ویسا ہی اس میں یہہ شق بھی ہی کہ نیکی کا راستہ پکڑے مگر آلہی فضل کا پہلا اور مقدم کام نجات کا بتانا نہیں بلکہ نجات کا لانا ہی۔ انسان کی مُردہ زندگی میں جان کا ڈالنا ہی چنانچہ طیطس باب دوم اور آیت گیارہ میں مرقوم ہی۔ کیونکہ خدا کا فضل جو سارے آدمیوں کیلئے نجات بخش ہی ظاہر ہوا ہی آیت بارہ اور ہمیں سکھلاتا ہی کہ بیدینی اور دنیا کی بُری خواہشوں سے انکار کرکے اس جہان میں ہوشیاری اور راستی اور دینداری سے زندگی گذرانیں انسانی فضل نیکی اور بدی دونوں کی آلایش کو اپنی زندگی میں شامل حال رکھتا ہی مگر آلہی فضل ہم کو یہہ سکھلاتا ہی کہ بیدینی اور دنیا کی بُری خواہشوں سے انکار کرکے اس جہان میں ہوشیاری اور راستی اور دینداری سے زندگی گذرانیں وغیرہ۔ انسان کو مطلق اپنی نسبت خبر نہیں کہ وہ گمراہ اور گُم شدہ ہی اُسکو اپنی اصلی حقیقت معلوم نہیں وہ آئندہ توقع رکھتا ہی اور اپنی موجودہ تباہ حالت سے بالکل بے خبر ہی۔ مسیح صلیب پر لٹکا ہوا صاف ظاہر کر رہا ہی کہ انسان اپنی موجودہ اصلی حالت میں مطلق گیا گذرا ہی۔ کاش کہ انسان اپنی اصلی اور حقیقی حالت سے آگاہی پاکر۔ کسی طرح یہہ مسیح کو صلیب پر لٹکا ہوا دیکھکر پولوس کیطرح پکار اٹھے کہ جب میں نیکی کیا چاہتا ہوں تو بدی میرے پاس موجود ہی .... آہ میں تو سخت مصیبت میں ہوں اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑاویگا۔ خدا کا شکر کرتا ہوں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے کاش کہ ہم اپنی تمنا اور آرزو اور حاجت اور ضرورت کو پہچانیں اور کہیں کہ ای خداوند میں بڑا گنہگار ہوں مگر ای خداوند میرا بڑا گناہ مجھے تیرے در پر لاتا ہی تو میرا نجات دہندہ ہی تو مجھے بخش اور میرے بڑے گناہ سے مجھے رہائی دے۔

مشن کا موجودہ طریق قابل...

اس مضمون پر بہت ... ہو رہا ہی۔ اکثر اس امر پر زور دیا ... کہ اس ملک میں مشاہرہ پر مناد رکھنا ... غلطی ثابت ہوئی ہی۔ ہمارے خیال میں ... سچ نہیں ہی اور جو لوگ لکیر کے فقیر ... نعرہ کو بلند کرتے ہیں وہ واقعی عقل ... نہیں لے رہے ہیں۔ بلکہ واہی تباہی جو ... آیا بے تکی ہانک رہے ہیں۔ بھلا یہہ ممکن ... ابتدائی مشنری کام بلا امداد دیسی ... کے چلتا۔ ہمارے خیال میں ناشکر اور ... ہونا اور احسان کا فراموش کرنا گناہ میں ... ایسے بے سوچے سمجھے ریمارک جس پہلو سے نکلے ... ضعف لاعتقادی کا باعث ہی اگر غلطی ہوئی ... اصل ہی کہ بعض اوقات نالایق مناد مقرر کئے گئے ... اُسکی وجہ اول بعض مشنری صاحبانکی سادگی ہی جو ... کا کام دیگئی کہ جھوٹی سچی دستاویز پر چپان کرالیا گیا ... دوم۔ لایق منادوں کا نہ ملنا۔ اسمیں اُن اشخاص کا قصور ... جنہوں نے شکم پُری کی خاطر دینی منصبی فرایض سے ... ہو کر اور تھوڑی گذارے پر قانع نہ ہو کر زکرہ کمانیکے لئے گو ... میں ملازمت اختیار کی۔ حضرت مشاہرہ پر تو ... چلتا ہی۔ اُجرت اُجرت کرنیوالے کا حق ہی ہم مانتے ہیں کہ مش... موجودہ طریق قابل اصلاح ہی مگر مشن کا مشاہرہ پر مناد مقرر ... میں داخل نہیں ہی اگر نقص ہی تو یہہ ہی کہ مشن کے انتظام میں ہندو... مسیحیوں کی شراکت پیدا کرنیکی طرف توجہ مبذول نہیں ہوئی ہی۔ ... کام ایک بھاری کام ہی اسمیں جب تک لایق مناد شریک نہیں ... جائینگے ہندوستان ہرگز بیدار نہیں ہوگا ✦ ایچ۔ ج...

...سیح میں دعا کی تعلیم

پر

...چند سوالات

...یقین ہے کہ اکثر مسیحیوں نے پادری انڈریو مرے
...نادر کتاب کا جو پچھلے سال پنجاب ریلیجس بک سوسائیٹی
...شایع ہوئی غور سے مطالعہ کیا ہوگا اور جن اصحاب نے
...نہیں کیا ہمیں اُمید ہے کہ وہ بھی اُسے پڑھکر ضرور
...گے۔ اس میں عالم دعا کے اسرار کی بڑی خوبی سے
...ہے اب ہم اس کتاب پر چند سوالات جو پرو فیلر رائٹ
...تیار کے شایع کرتے ہیں جو فائدہ سے خالی نہ ہونگے۔
...حقیقت میں کبھی خدا سے دعا مانگی ہے یا نہیں؟
...ایک بھی ایسی نظیر یاد ہے کہ جب خدا نے مجھے دعا کا
...یا ہو؟
...معلوم ہے یا نہیں کہ دعا کا روزانہ جواب کس کو کہتے
...میں دعا کو فقط بعض ضروری اوقات کے لئے پناہ گاہ
...ہوں یا کہ وہ میری عادت یا حالت ہوگئی ہے؟
...یا دعا کے ساتھ میری محبت ہے یا محض فرض کے طور پر
...ہوں؟
...میں خدا کی شان کے لائق اُسکی عبادت کرتا ہوں؟
...خدا کی پرستش کی نسبت میرا کیا خیال ہے؟
...کیا میں نے خدا کی سب برکتوں کے لئے لائق طور پر
...شکر ادا کیا ہے؟

(۹) کیا میں نے مناسب طور پر خدا کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کیا ہے؟

(۱۰) کیا میں نے خدا کو اپنے ساتھ کلام کرنے کے لئے وقت دیا ہے یا کہ تمام وقت میں خود ہی اُس کے ساتھ بولتا رہا ہوں؟

(۱۱) کیا میں نے کبھی یہہ دریافت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کن شرائط پر دعا قبول ہو سکتی ہے؟

(۱۲) کیا مجھے حقیقت میں یقین ہے کہ خدا دعاؤں کو سنتا ہے؟

(۱۳) کیا میں نے صاف طور پر خدا سے دعا مانگنے کی جُرات کی ہے یا کہ میری دعائیں عام طور پر ہوتی ہیں اور اُنکا عموماً کوئی جواب نہیں ملتا؟

(۱۴) کیا میں نے بائیبل میں ان شخصوں کے تجربوں پر کبھی غور کیا ہے کہ جنکی دعائیں قبول ہوئیں؟

(۱۵) کیا میں نے مسیح کو دعا مانگنے والا آدمی سمجھکر کبھی اُسکا مطالعہ کیا ہے؟

(۱۶) کیا میں نے کبھی غور کی ہے کہ وہ دعا کے مکتب میں میرا استاد بننے کی قابلیت رکھتا ہے یا نہیں؟

(۱۷) کیا میں نے اُس کے مکتب دعا میں تعلیم حاصل کرنیکی ضرورت۔ منزلت اور اقتدار کو تسلیم کر لیا ہے؟

(۱۸) کیا کبھی میں نے فکر کی ہے کہ وہ کس قسم کے شاگرد کو اپنے مکتب میں داخل کرنا پسند کرتا ہے؟

(۱۹) کیا میں نے کبھی غور کی ہے کہ وہ مجھے کیونکر اور کیا سکھانا پسند کرتا ہے؟

(۲۰) کیا پوشیدہ دعا کی نسبت ہدایات کی میں نے تعمیل کی ہے؟

(دیکھو متی ۶ باب ۶ آیت)

(۲۱) کیا میں دعا کے وقت معافی کی بابت اس کا حکم بجا لایا ہوں؟

(مرقس ۲ باب ۲۵ آیت)

(۲۲) اُسکا حکم ہے کہ دعا کے وقت خدا پر ایمان رکھو۔ کیا میں نے اس حکم کو مانا ہے؟

(مرقس ۱۱ باب ۲۲ آیت)

(۲۳) کیا میں نے بائبل میں سے اس مضمون کا مطالعہ کیا ہے کہ دعا کے جواب میں خدا مجھے کیا کچھ دیگا؟

(دیکھو ایوحنا ۵ باب ۱۴ آیت)

(۲۴) کیا میں خدا کے وعدے کو اس کی مرضی کا ظہور مانتا ہوں اور کیا میں قائل ہوں کہ اُس کو اپنی مرضی کے ساتھ قبول کرنے سے میں گویا خدا کی مرضی کو اپنی مرضی بنا سکتا ہوں؟

(۲۵) کیا میں نے کبھی کسی ایسی شئے کے لئے دعا کی ہو کہ جس کی مجھے ضرورت نہ تھی؟

(دیکھو یعقوب ۴ باب ۳ آیت)

(۲۶) کیا میں اپنی درخواست سرگرمی سے پیش کرتا ہوں یا ڈھیلے طور پر؟

(۲۷) "جو تم چاہو مانگو گے" کیا میں نے لفظ چاہو کے زور کو بخوبی سمجھا ہے؟

(۲۸) کیا میں نے اُسے پورے طور پر اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کر دیا ہے کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے میں وہی مانگوں؟

(۲۹) کیا میں نے کبھی اُن اشخاص کی طبیعت کا حال معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ جن کو مسیح نے کہا کہ "جو تم چاہو مانگو گے"؟

(۳۰) کیا میں جانتا ہوں کہ اعتقاد کے ساتھ شک و شبہ کے بغیر مانگنا کسکو کہتے ہیں؟ (دیکھو یعقوب ۱ باب ۵ و ۶)

(۳۱) کیا میں نے خدا سے صاف صاف اور اکثر اپنے ایمان کی ترقی کیلئے دعا کی ہے؟

(۳۲) کیا میں نے خدا کے وعدوں پر زیادہ زیادہ بھروسا رکھنے کی خاطر خود وعدہ کرنے والے کے ساتھ واقفیت حاصل کرنے میں سرگرمی کے ساتھ کوشش کی ہے؟

(۳۳) کیا میں خاص خاص وعدوں کو مدِ نظر رکھکر خدا کے سامنے
پنی درخواستیں پیش کرتا ہوں؟

(۳۴) اگر میں کسی ایسی چیز کے لئے دعا مانگنا چاہوں جسکی
نسبت کوئی خاص وعدہ نہیں تو پھر میں کیا کرتا ہوں؟

(۳۵) میری دعاؤں کا مرکز کیا ہے۔ وعدے یا وعدے
کرنے والا؟

(۳۶) کیا میں خدا سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی روح قدس
کے وسیلہ مجھے تعلیم دے کہ کونسی چیزیں مانگوں؟
(دیکھو رومیوں ۸ باب ۲۶ و ۲۷)

(۳۷) کیا میں اس کے اس صاف حکم کو سچ مچ بجالایا ہوں
کہ فصل کے مالک کی منت کرو کہ وہ فصل کے کارندوں کو
بھیجدے؟

(۳۸) اگر میں اپنی دعاؤں کے جواب میں اپنے تئیں خدا
کے ہاتھ میں ہتھیار نہ بناؤں تو کیا میں دعاؤں کے جواب
کی توقع رکھہ سکتا ہوں؟

(۳۹) کیا میری دعائیں حقیقت میں مسیح کے نام میں پیش
کیجاتی ہیں یا کہ میں بیہودہ بک بک کے آخر میں فقط مسیح
کے وسیلہ سے آمین کہنا کافی سمجھتا ہوں؟

(۴۰) کیا میں نے اس امر کا یقین حاصل کر لیا ہے کہ یسوع
کے نام سے دعا کرنے کا یہہ مطلب ہے کہ میں وہی چیزیں مانگوں
جو اُس نے جائز ٹھہرا دی ہیں اور جن کو میں اُسی کیواسطے
صرف کر سکتا ہوں؟

(۴۱) جن چیزوں کے لئے میں درخواست کرتا ہوں کیا وہ
اپنے نفس کے لئے ہیں یا خدا کے جلال کی ترقی کے لئے؟

(۴۲) عبادت عام کے وقت جب دعا مانگتا ہوں تو کیا تر کا
کی موجودگی کی نسبت خدا کی حضوری کا خیال میرے دل
میں مقدم ہوتا ہے؟

(۴۳) جب کسی دوست کے لئے دعا مانگتا ہوں تو اُسکی
نجات کے باعث خدا کا جلال ظاہر کرنا چاہتا ہوں یا کوئی
خود غرض مقصد مدِ نظر ہی؟

(۴۴) کیا میں نے دعا مانگنے میں اپنی کمزوری پر کبھی
آہ و زاری کی ہی؟

(۴۵) کیا یہہ معلوم کرنے کے لئے میں نے کبھی دل سے
کوشش کی ہے کہ میری دعا میں زیادہ طاقت کیوں نہیں
ہوتی؟

(۴۶) کیا میں نے صاف طور پر خدا سے کبھی التجا کی ہی کہ مجھپر
ظاہر کر کہ میں دعا میں کیوں تجھہ پر غالب نہیں آتا؟

(۴۷) کیا میں نے خدا کے ساتھ عہد کیا ہے کہ میری دُعا کی
زندگی میں جو کچھ خلل انداز ہو وہ مجھ پر ظاہر کرے میں فوراً
اُسکو نکال پھینکونگا؟

(۴۸) کیا میں روز مرہ خلوت میں دُعا مانگتا ہوں؟

(۴۹) کیا میں جانتا ہوں کہ نت دعا مانگنا کس کو کہتے
ہیں؟

(۵۰) کسی سوال کا جواب دینے سے پیشتر کیا میں خدا کی
آواز سُننے کا منتظر رہتا ہوں؟

(۵۱) کیا کوئی کام کرنے سے پیشتر میں ذرا توقّف کرتا ہوں
کہ خدا سے دریافت کروں کہ یہہ کام تیری نگاہ میں مقبول ہی
یا نہیں؟

(۵۲) جب کوئی شخص میرے ساتھ ہے تو کیا خدا کے اس
وعدے پر بھروسا کرکے کہ "جب تم میں سے دو یا تین شخص
میرے نام سے اکٹھے ہو کر دعا کریں تو میں ان کے درمیان
ہوں" میں اس خاص معاملہ کی نسبت دلی سرگرمی کے ساتھ
دعا مانگتا ہوں؟

(۵۳) کیا میں دل سے قائل ہوں کہ اگر میں خدا سے
دعا مانگنے سے انکار کروں تو ایسا وقت آئیگا کہ میں
پکارونگا اور وہ مجھے جواب نہیں دیگا؟　　(از مسیحی)

سرکار انگریزی نے اُن بیرحمانہ جُ...
موقوف کیا جن سے ہندوستان تباہ...

اب میں اُن بے اندازہ فائدوں اور بر...
کرونگا جو گورنمنٹ انگریزی کی بدولت چند خاص...
جرائم کی خوفناک آفتوں سے رہا ہونے سے تما...
کو نصیب ہوئی ہیں۔ شاید تمام لوگ اب بھی بعض...
کار و کنا اچھا نہ سمجھیں بعضوں کے دل میں یہہ خ...
کہ یہہ جرائم اسقدر ہیبتناک نہ تھے جسقدر انکو د...
بتلایا جاتا ہی۔ اور سلسلہ وار نظر تعمق سے دیکھیں...
لوگونکو اب یہہ بات فراموش ہو گئی ہے کہ ہندوست...
ٹھگی بھی کوئی چیز تھی کیونکہ اب اس کا نام و نشان...
رہا ہے شاید کوئی سالخوردہ آدمی آپ کو یہہ بتلا...
بچپن میں یوں سنا کرتا تھا کہ دور دراز سفر سے انسا...
صحیح سلامت واپس آنے کا یقین نہیں ہوتا تھا۔...
کہ بخار یا کسی اور بیماری سے مرجاتا ہو لیکن قتل ہو...
باور کیا جاتا تھا۔ کوئی عیار سڑک پر آملتا تھا میٹھی میٹھ...
باتیں کر کر گہرا دوست ہو جاتا تھا۔ چند روز محبت ق...
رہتی تھی۔ پھر ایک دن مزے مزے کی باتیں کر...
ہوئے گلے میں پھندا ڈالکر جان سے مار ڈالتا تھا۔ اسبا...
لے لیتا تھا اور نعش کو دفن کر کر دوسرے شکار...
تلاش میں چل نکلتا تھا۔ چالاک اور مکّار ٹھگوں کے گروہ...
ملک بھر میں گھومتے رہتے تھے۔ مختلف اقسام کا بھیس...
تھے۔ قتل جوان کا پیارا پیشہ تھا کالی کو پرسن کرنے...
لے مذہب کا رکن اعظم سمجھا جاتا تھا۔ اُنکا سراغ نہیں...
تھا کیونکہ متواتر چلتے رہتے تھے ہر ایک گروہ آگے ہی...
چلتا رہتا تھا ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جا نکلتے تھ...
حکام بھی سراغ نہیں لگا سکتے تھے۔ خر کسی...

...گوں کو سفر میں خوف رہتا تھا۔ آخر کار چند انگریزی ...شیاری سے اس کی تحقیقات کرنے لگے۔ یہہ ...ں سے ہوتا چلا آتا تھا۔ لوگ ڈرتے تھے اور ...پڑتا تھا۔ بہت غور و فکر کے بعد چند افسروں ...ے دوستی کی اور معافیِ جرم کا اقرار کر اُن کے ...علوم کئے حاکم کو اِن مقدمات کے بارہ میں مستثنیٰ ...عطا کئے گئے تھے۔ یہہ جرم جو خدا اور انسان کے ...خراب تھا قطعی بند کر دیا گیا یہہ خواہش آپ کو ...ں کہ یہہ جرائم از سرِ نو پیدا ہوں۔ آپ اسبات ...سند نہ کریں گے کہ سفر کرنے میں ٹھگوں کا کھٹکا ...ہو۔ اِس بات کا یقین رکھئے کہ اگر گورنمنٹ انگریزی ...ت بازو دور کر لیا جاوے تو پھر ابھی اسی ٹھگی کا ...م ہو جاوے۔

...یک اور خراب آفت قریب قریب ٹھگی ہی کے مانند ...ی۔ ٹھگی کے مانند ڈکیتی کے لئے بھی مذہبی اجازت ...یک قوم پیشہ کے طور پر ڈکیتی کرتی تھی۔ یہہ مشاق ...ایت ہوشیاری اور خبرداری سے ڈاکہ مارتے تھے ...ے قواعد مقرر تھے۔ سیدھے سادے مسافروں کے ...فر کرتے تھے۔ ہتھیاروں کو چھپا کر رکھتے تھے۔ راستہ ...ی مالدار اسامی کو مار ڈالنے کی دھمکی دیکر لوٹ لیتے تھے ...واقعات سے شہر کے رہنے والے لوگ بھی ترساں و لرزاں ...ے تھے۔ اُن کے ہاتھوں سے کوئی حصہ زمین محفوظ نہ ...۔ قانون کے زور سے اُنکو بند کرنے کی کوشش کیگئی ...ں۔ لیکن ڈاکوؤں نے اِس پر قہقہہ اُڑایا۔ کرنیل سلیمن ...ر دیگر افسروں نے اِس کو بھی اسی طرح اُکھاڑ پھینکا ...س طرح ٹھگی کو۔ کامیابی بہت کچھ ہوئی مگر ہم یہہ نہیں ...ہہ سکتے کہ ٹھگی کی طرح ڈکیتی بالکل جاتی رہی ہے۔ پہلے کی مانند ...قاعدہ نہیں ہوتی ہی۔ امن پسند اور محنتی ہندوؤں ... آپ جانتے ہیں کہ لوٹ

اور چوری پھر دوبارہ سرسبز ہو جاوے۔ یقین جانئے کہ اگر سرکار انگریزی جاتی رہے تو پھر وہی خرابیاں نظر آئیں گی اور جس طرح ٹھگی کے سبب سے زندگی کبھی محفوظ نہیں رہتی ویسے ہی ڈکیتی کے سبب سے مال محفوظ نہ رہیگا۔

یہہ صاف ظاہر ہی کہ بعض ایسے دستور جو کہ صدیوں سے ہندوستان میں ہوتے چلے آتے تھے ان کی ممانعت کیگئی سرکار کا غیر متبدل دستور یہہ رہا کہ ہندو مسلمانوں کی ریت رسموں میں دست اندازی نہ کرے جب تک کہ قانونِ قدرت اور ضد کی شریعت کے خلاف نہ ہو۔ ستی بھی ایک قانون قدرت کے خلاف دستور تھا تاہم سرکار نے بہت دیر کے بعد اس کو روکنے کی جُرأت کی۔ حکام پُر حکام افسوس کرتے رہے لیکن روکنا نہ چاہا۔ کیونکہ یہہ معاملہ ہندوؤں کے مذہبی خیالات سے اِسقدر تعلق رکھتا تھا کہ اسمیں دخل دینا مشکل معلوم ہوتا تھا پھر بھی آخر کار وہ کام کیا گیا جس کے کرنے کی بہت دیر سے آرزو تھی۔ لارڈ ولیم بینٹنگ نے جسکی کل میں کورٹ آف ڈایرکٹرز نے ایک رزولیوشن پاس کیا بہا نک دلیری کی کہ ایک ایکٹ اسکی ممانعت میں پاس کرایا۔ شروع میں یہہ دکھلایا گیا کہ ہندو مذہب کی کتابوں میں یہہ دستور کہیں ضروری نہیں بتلایا گیا۔ نہ منو کی کتاب میں پایا جاتا ہی نہ ویدوں میں اسکا ذکر ہے البتہ ایک شاستر نے اس کی سفارش کی ہی۔ مگر حکم نہیں دیا۔ غرض کہ ہندو مذہب کا یہہ ضروری جزو نہیں ہی۔ پھر یہہ بھی کہ یہہ انسانیت کے خلاف اور قانون قدرت کے برعکس ہی لہذا اس دستور کا روکنا مناسب سمجھا گیا۔ سرکار نے صاف طور سے یہہ بھی ظاہر کیا کہ ہمارا یہہ منشا نہیں کہ ہم اس بڑے بھاری اصول کو چھوڑ دیں جو یہہ ہے کہ سرکار اس ملک کے تمام لوگوں کے مذہبی رواجوں کو قایم رکھنے میں مددگار ہی جہاں تک کہ ان کی انسانیت اور انصاف کے مطابق ہوں)

تقریباً ستر برس گذرے جب سے یہہ ایکٹ لکھا گیا۔ ہزارہا عورتیں بیرحمانہ موت سے بچائی گئیں ہمکو یقین ہی کہ خدا کی طرف سے اِس راستی پسند پولیسی پر برکت ہوئی۔ یہہ ایسا کام ہی جسکو رحمدل پسند کریں گے اور اس سبب سے ہندوستان کو انگلستان کا بڑا ممنونِ احسان ہونا چاہیئے +

دہلی میں بپٹسٹ پریچرس کانفرنس کا جلسہ

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

ناظرین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ مہینے بندہ ریاست شہر کے شہر رامپور میں برائے منادی بلایا گیا تھا لہذا اس کام کو سرانجام دیکے واپس کوٹ گڈہ آیا بن بعد کمترین کی بلاہٹ لاہور ڈیوِنِٹی کالج میں ہوئی۔ اِسی اثنا میں دہلی ہوکر جانا پڑا۔ لہذا میں عین اسی جلسہ کی تقریب میں دہلی پہنچا۔ یہہ جلسہ بپٹسٹ مشن کی طرف سے بازار چاندنی چوک کے بپٹسٹ چیپل میں مورخہ ۳ مارچ سے ۷ مارچ ۱۸۹۸ء تک منعقد ہوا اور پانچ روز تک ہوتا رہا دہلی اور اس کے گرد نواح کے بپٹسٹ پریچرس و ٹیچرس و مشنری جلسہ میں رونق افروز تھے تمام چیپل بھر جاتا تھا لائق و فایق مشنریوں سے لکچر دلوائے گئے۔ جن سے حاضرین جلسہ کو بہت روحانی فائدہ و تجربہ حاصل ہوا۔ لہذا دو تین بھائیوں کی درخواست سے ان جلسوں کی مختصر کیفیت فائدہ عام کے لیئے بغرض اندراج نور افشاں ارسالِ خدمت ہی اگر پسند خاطر ہو تو درج اخبار کرکے ممنون و مشکور فرماویں۔ واضح ہو کہ بسبب عدم فرصت اور بخوفِ طوالت صرف شروع و آخری دنوں کے

لکچروں کا ہم مختصر بیان کریں گے - باقیوں پر صرف سرسری نظر ڈالنا کافی ہوگا ہر روز دو دو لکچر دو دو صاحبان سے مفصلہ ذیل یوں دئے گئے وہو ہذا -

لکچر اوّل

میں یونانیوں اور بربریوں داناؤں اور نادانوں کا قرضدار ہوں - رومی ۱: ۱۴ آیت

یہہ پہلا لکچر جناب پادری فورمن صاحب امریکن مشن فتحگڈہ کی طرف سے دیا گیا - پادری صاحب موصوف بڑی سادگی و خوش بیانی کے ساتھ حاضرین جلسہ سے سند کی آیت پڑھکر یوں مخاطب ہوئے کہ بھائیو آج ہم میں سے ہر ایک دیکھے کہ میں قرضدار ہوں کہ نہیں - قرضدار شرماتا ڈرتا اور گھبراتا ہے - کہ کبھی قرضخواہ نالش کر کے سب مال ضبط نہ کرلے اسکا حال سب طرح سے بُرا ہے - جب رسول نے یہاں قرض کا ذکر کیا تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت بُرا ہے - اس سے کبھی کبھی جھوٹ - چوری - ریاکاری ظاہر ہوتی ہے - اکثر نظیریں جو کلام میں درج ہیں اُنکا ضرور کچھ مطلب ہے - پس دنیاوی روپے پیسے کا قرض روحانی قرض کے موافق ہے دنیاوی قرض روحانی قرض کی نظیر ہے - جیسا حال دنیاوی قرضدار کا اپنے قرضخواہ کے آگے ہے ویسا ہی حال روحانی قرضدار کا اپنے خدا کے آگے ہے -

سوال اوّل - کہ یہہ قرض رسول کا کس طرح ہوگیا؟ **جواب** - جس طرح دنیا کا قرض ہوجاتا ویسے ہی پولوس کا بھی قرض ہوگیا - دنیا کا قرض اکثر لاچاری و تنگی کی حالت میں ہوتا اور بڑھتا جاتا ہے - یہانتک کہ آدمی غلام بنجاتا ہے - ویسا ہی روحانی قرض دن بدن بڑھتا جاتا ہے -

(۱) جسمانی چیزوں پر خیال کریں - پیدائش سے لیکر آجتک ہم نے خدا سے پرورش پائی - تندرستی - زندگی - خوراک پوشاک - مال و متاع وغیرہ حاصل کیا - ۲۰ - ۳۰ - ۴۰ - ۵۰ - برس تک خدا سے سب کچھ لیتے رہے - مگر اسکو کچھ نہیں دیتے رہے پس قرض بڑھتا گیا -

(۲) روحانی چیزوں میں بھی ایسا ہی ہوا رسول رومی ۱: ۵ آیت میں فضل کا ذکر کرتا ہے یہہ لفظ رسول کو بہت پیارا تھا اس کا ذکر اپنی تصنیف میں بہت کرتا کہ خدا کا فضل ہم نے پایا پہلے پولوس میں غصہ و غضب و تعصب وغیرہ تھا چنانچہ وہ کہتا کہ میں آگے کفر بکنے والا اور ستانے والا اور جبر کرنیوالا تھا - مگر جب مسیح مجھ پر ظاہر ہوا - تو تب میرا حال بدل گیا کہ میں ایسا بد و سخت دشمن تھا اور ہلاک ہوتا تھا پر اب مجھ کو مسیح نے بچایا اُس نے اپنی روح بخشی پس میں ایسی حالت میں فضل کا قرضدار تھا پھر رومی ۱: ۵ یہی کہتا کہ ہم نے اس سے رسالت پائی پس میں رسالت کا بھی قرضدار تھا یہہ ایک درجہ تھا جیسے چوکیدار اپنے درجے کے موافق ذمہ دار ہے اور ایک کانسٹبل و تھانہ دار اس سے زیادہ پھر ایک انسپکٹر اور سپرنٹنڈنٹ ان سے زیادہ جوابدہ ہیں ایک کمشنر و گورنر جنرل وغیرہ درجہ بدرجہ اپنی ذمہ واری میں بڑھکر ہیں ویسے ہی پولوس کہتا کہ ہم رسالت کے عہدہ کے قرضدار ہیں - جیسے میں نے بڑا درجہ پایا ویسا ہی مجھے اسکو ادا کرنا ضرور ہے - پس ویسا ہی اے بھائیو ہم کو بھی الگ الگ درجہ ملا ہے - اس قرض کو ادا کرنا ضرور ہے - پولوس کو خوراک و پوشاک - مال و دولت ملی پھر فضل ملا پھر ایک خاص درجہ یا رسالت ملی ویسا ہی ہم کو ملا ہے پس ہم بھی اسکے ہمکلام ہوکر کہیں کہ مجھ پر واویلا ہے اگر میں انجیل کی منادی نہ کروں بعض آدمی قرضدار ہوکر قرض پر قرض بڑہاتے جاتے ہیں اور کچھ بھی ادا نہیں کرتے بڑے بے شرم ہوجاتے کیا ویسا ہی ہم بھی کرتے ہیں؟

سوال دوم - قرضخواہ کون ہے؟ اب تک ہم نے یہہ معلوم کیا کہ ہم نے پایا - کس سے پایا؟ **جواب** - خدا سے پایا - پس خدا کے ہم قرضدار ہیں مگر رسول سند کی آیت میں یوں کہتا ہے کہ میں یونانیوں اور بربریوں کا قرضدار ہوں پس ہمارے قرضخواہ یونانی و بربری ہوئے یہہ کیونکر ہوسکتا ہے؟ یہہ ایسا ہی ہے جیسے ایک قرضخواہ اپنے عوض میں دوسرے کو مقرر کرے اور قرضدار سے کہے کہ میرے عوضی کو قرض دیدیا کرو یہہ خیال کر کے کہ اسکو دینا گویا مجھے دینا ہے پس اسی طرح رسول کا بھی یہاں مطلب سمجھنا چاہیے کہ یونانیوں اور بربریوں کو دینا گویا خدا کو دینا ہے - چنانچہ ہمارے خداوند نے خود متی ۲۵ باب ۴۰ آیت میں فرمایا کہ جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں ہی سے ایک کے ساتھ کیا تو میرے ساتھ کیا لہذا وہ چھوٹے لوگ یونانی و بربری دانا و نادان ہیں -

یونانی لوگ علم و ہنر اور حکمت میں سب سے بڑے لوگ تھے انکی بڑی بڑی کتابیں دنیا میں ضرب المثل ہیں اور اب تک پڑھی جاتی ہیں وے بڑے عقلمند لوگ تھے رسول کہتا کہ میں ایسے بڑے عقلمندوں کا قرضدار ہوں - ویسے ہی ہم سب بڑے عقل والوں - علم والوں اور درجے والوں کے قرضدار ہیں - الہوتت ایسے لوگوں کو انجیل

سنانا بڑا مشکل کام تھا جیسے فیلکس فیسطس واگرپا بادشاہ وغیرہ عالموں وفاضلوں کے سامنے گواہی دینا بڑا مشکل کام تھا جان کا خطرہ تھا مگر رسول انکو سناتے تھے تاکہ وے بچ جاویں۔ اومیرے بھائیو آجکل کے مناد و خادم دین ایسے عالموں وعقل والوں اور حاکموں سے ڈرتے اور کوسوں دور بھاگتے ان کا سامنا کرنا نہیں چاہتے بھائیو اپنی حالت پر غور کرو دیکھو اگر کوئی بحث مباحثہ میں بہت علم والا آگیا تو اسکو سمجھانا و گواہی دینا کیسا مشکل پڑجاتا شاید ایسے وقت ہم شرماگئے انجیل سنانے سے منکر ہوئے یا دین عیسوی کے بڑے مسئلوں کا ان کے آگے بیان کرنا دشوار جانا۔ او دیکھو ہماری کیسی بڑی کمزوری۔ پھر رسول کے ایک دوسرے لفظ پر غور کرو کہ میں بربریوں کا قرضدار ہوں۔ بربریوں سے یونانی چھوڑ سب ناوان بےعلم لوگ مراد ہیں یعنی چھوٹی وحقیر قوم (جیسیں چوہڑے چمار وغیرہ شامل ہیں) جن کا وہ قرضدار تھا ایسے لوگ ہم سے بڑے ہیں کیونکہ وہ ہمارے قرضخواہ اور ہم اُن کے قرضدار ہیں۔ شاید ہم نے ایسے لوگونکو انجیل سناتے وقت اپنے آپ کو ان سے بڑا سمجھا۔ بھائیو ہم ان سے چھوٹے وحقیر ہیں ہم کو ان کے آگے چھوٹا بننا اور شرم کھانا ضرور ہے غرض ہم میں سے ہر ایک بخوبی سمجھ لیوے کہ میں بڑے اور چھوٹے لوگوں کا قرضدار ہوں اور جس طرح ہو سکے انکا قرض ادا کروں ◆

سوال سوم۔ کس طرح یہہ قرض ادا کریں۔؟ **جواب۔** (۱) صرف انجیل سنانا کافی نہیں میں نے اپنے اور دوسروں میں ایک کمزوری دیکھی کہ ہم نے خیال کیا کہ شام کو بازار میں انجیل سنا گئے اور جلدی جلدی سنا کر آگئے بیگار پوری کردی بھائیو یہہ کافی نہیں ہے چاہئے کہ ہم گفتگو خواہ منادی کریں اس اخبارات وکتاب رسالہ لکھنے کے ذریعہ ہاں طرح طرح سے لوگوں کو انجیل سناویں وقت بےوقت اسی کام کے لئے مستعد رہیں۔ ہم پولوس کی مانند کہیں کہ میں یہودیوں میں یہودی تھا اور شریعت والوں میں شریعت والا اور بےشریعت لوگوں میں بےشریعت سا۔ کمزوروں میں کمزور سا۔ اور سب آدمیوں کیواسطے سب کچھ بنا تاکہ ہر ایک طرح سے کتنوں کو بچاؤں کاشکہ ہم میں بھی یہی مزاج ہو ◆

(۲) ایک اور خیال یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہم خدا اور گنہگار ہلاک ہونیوالوں کے درمیان کھڑے ہیں۔ ہم بیچ میں ہیں تاکہ ان لوگوں کو بچائیں ہم ہردو کے جوابدہ ہیں اس بارے میں ہم مسیح کے نمونے پر چلیں کہ وہ اکثر صبح کے وقت و رات کے وقت دعا کرتا تھا اس نے اپنے شاگردوں کے لئے بھیڑوں کے لئے سفارش کی۔ کیسا اسکے لئے وقت خرچ کیا کہ کسی طرح سے وہ بچ جاویں ◆

(۳) ایک اور خیال کہ ہمیں خود انکاری کی بڑی ضرورت ہے ضرور ہے کہ ولایتی و دیسی خادموں کی میں مرجاوے اور میں تو کا خیال مٹ جاوے پولوس کی مانند ہر ایک کہے کہ میں زندہ نہیں مگر مسیح مجھ میں زندہ ہے آپ لوگ ہر ایک خود انصاف کریں یہہ ضرور ہے کہ نہیں ہاں او بھائیو جب تک یہہ نہ ہو تب تک ہم میں روحانیت سرگرمی و دلسوزی نہیں ہو سکتی ہم فقیر تو نہیں بن سکتے۔ مگر مسیحی خوبیوں سے بھر جاسکتے ہیں خدا ہماری مدد کرے۔ کہ ہم ایسا کریں۔ پولوس اسی طرح کرکے کامیاب ہوتا تھا اسی طرح وہ لوگوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا وہ دنیا سے آزاد تھا وہ خود انکار شخص تھا۔ ایک مثال سنئے کہ ایک دریا کے کنارے پر ایک کشتی لگی تھی وہ پائدار اور خوب مضبوط تھی۔ چپو پتوار وغیرہ سب سامان چلانے کے لئے موجود تھے ملاح چلانے کی ہر طرح کوشش کرتے تھے مگر وہ چلتی ذرا بھی نہ تھی غور کے بعد معلوم ہوا کہ ایک رسی کنارے کے درخت کی جڑ سے بندھی ہے جس کے سبب کشتی چلنے سے رکتی ہے جب وہ رسی کاٹ دی تو فوراً چلنے لگی ویسے ہی ہماری کشتی کسی خاص گناہ و برائی کی رسی سے بندھی ہے چاہئے کہ ہم اُسے کاٹیں تب تو بخوبی کامیاب ہونگے۔ پس بھائیو جس طرح ہو سکے لوگوں کو تن من دھن دیکر بچائیں دھن دولت بہت پیاری ہوتی ہے دیکھو اگر ایک روپیہ یا پیسہ آنکھ کے سامنے رکھیں تو اس سے سورج چھپ جاتا ہے ویسا ہی اگر کوئی ہمارا گناہ وبرائی اس آفتاب صداقت (یسوع مسیح) کے سامنے آجائیگی تو اسکی نورانی کرنیں ہم پر پڑنے سے رک جاویں گی۔ رسول فرماتا ہے کہ زر کی دوستی ساری برائیوں کی جڑ ہے مسیح نے خود توڑوں کی تمثیل میں بتلایا کہ زر کا استعمال کس طرح کرنا چاہئے اس ایک توڑے والے نے وہ توڑا چھپا رکھا اور استعمال نہ کیا اس نے کیا ملامت پائی اور جنہوں نے اچھا استعمال کیا انہوں نے کیا مبارکبادی پائی بھائیو اپنے توڑے کو خرچ کرو ہم بد و سست نکمے نوکر نہیں اس نوکر نے تو اس توڑے کی بڑی خبرداری کی اور نہ اسمیں سے کچھ چرا لیا مگر اس نے ایک سے دو یا زیادہ توڑے نہ کمائے یہی اسکی ملامت کی وجہ تھی پس ہم دریافت کریں کہ ویسا ہی ہم نے بڑی کوشش کے ساتھ اس توڑے کو جو ہم کو سونپا گیا بڑھایا کہ نہیں؟ اگر ہم میں وہ آگ ہوتی جو مسیح میں تھی تو دہلی لاہور۔ بنارس۔ کلکتہ بمبئی وغیرہ وغیرہ میں آگ لگجاتی اور تھوڑے ہی عرصے میں یہہ تمام ہندوستان عیسائی ہوجاتا۔ پس

ہم اُن تین الفاظ کو نہ بھولیں کہ "میں قرضدار ہوں"

لکچر دوم

بابت فرائض مناد اول

یہہ لکچر بوقت شام اُسی جگہ دانا پور کے مشنری جناب پادری الیس پیٹرسن صاحب نے لکھکر حاضرین جلسہ کے سامنے پڑھا جس کے مضمون کی فہرست حسب ذیل لکھنا ناظرین کے لئے کافی ہوگا۔

(۱) مناد خدا کا بندہ ہو

(۲) اُس کے لئے خدا کی بلاہٹ ہوئی ہو

(۳) اُسنے خدا سے نیا جنم پایا ہو

(۴) اُسکو خدا کے کلام کی خوب واقفیت ہو

(۵) صاحب دعا ہو

(۶) صاحب ایمان ہو

باقی آئندہ

راقم۔ جسونت سنگھ از کوٹ گڈہ حال مقیم دہلی

دینی خبریں

مس میری ریڈ۔ کچھ برسوں تک میتھوڈسٹ مشن کے متعلق کانپور میں کام کرتی تھیں وہ چھٹی میں کوہ ہمالیہ پر جایا کرتی تھیں اور کوڑھیوں کی ایک بستی میں جو پتھوراگڈہ میں تھی جاکر کوڑھیوں میں کام کرنا بہت پسند کرتی تھیں سنہ ۱۸۹۰ء میں جبکہ اپنے گھر امریکہ فرلو پر گئی ہوئی تھیں تو انکو اپنے میں ایک عجیب بیماری کے نشان ظاہر ہوئے جب اُنہوں نے اپنے جسم پر یہہ عجیب نشانات دیکھے تو انکو یکلخت کوڑہ کا خیال آیا۔ جب ڈاکٹروں سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی یہی بتلایا۔ وہ فوراً ہندوستان کو واپس آگئیں۔ اور اس کوڑہی خانہ کا انتظام اُن کے سپرد کیا گیا۔ کچھ دنوں تک تو کوڑہ کا مرض بڑھتا رہا جیسا کہ اس مرض کا قاعدہ ہی اور پھر رُک گیا۔ اس عرصے میں اُس کا کام بہت اچھا ہوا اور اس کے وسیلے سے بہت سے کوڑہی مسیحی ہوگئے اور اب ایک عجیب بات یہہ معلوم ہوئی ہی کہ کوڑہ کا مرض بالکل جاتا رہا۔ اُنہوں نے کوئی دوائی استعمال نہیں کی۔ مس ریڈ کا شروع سے یہہ خیال رہا کہ مرض ہٹ جاویگا۔ کچھ ہفتے ہوئے کہ وہ پہاڑ سے اتر آئیں تاکہ اپنے تئیں ڈاکٹروں کو دکھلاویں چنانچہ ۲۵ فروری سنہ ۹۵ء کو جمعہ کے دن برگیڈ سرجن کاٹن اور کانپور کے سول سرجن نے ملاحظہ کرکے بتلایا کہ اب وہ بالکل تندرست ہیں۔ ہم اکثر خیال کرتے ہیں کہ معجزوں کا زمانہ گذر گیا ہی مگر جب ہم یقین کرتے ہیں کہ یسوع مسیح آج کل اور ابد تک یکساں ہی تو وہ جسوقت اُس کے جلال کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہی اب بھی معجزے کرتا ہی +

پادری۔ ایف۔ بی۔ مائر صاحب نے جو کرائسٹ چرچ لندن کے پاسبان ہیں۔ چگاگو واقع ملک امریکہ میں جلسے کئے۔ ان کے درسوں کا خاص مضمون پاکیزگی تھا۔ بہت سے مسیحی مرد اور عورتیں جو اعلیٰ درجے کی روحانی زندگی کے بھوکے تھے ان کے درس سننے کے لئے آئے +

مقام ہارپر واقعہ کنس میں پادری ٹامسن صاحب جو وہاں پاسبان تھے وعظ کرتے کرتے مرگئے یہہ صاحب اُن پانچ آدمیوں میں سے ایک تھے کہ جنہوں نے لندن میں مکتی فوج کو شروع کیا تھا اور یہہ پہلے شخص تھے کہ جنہوں نے اضلاع متحدہ میں پہلے پہل اس قسم کا کام جاری کیا۔ کئی برسوں تک وہ جنرل بوتھ کے ساتھ ملکر کام کرتے رہے اور امریکہ میں اپنے بشارت کے کام کے عرصے میں چھ دفعہ انگلستان میں آئے اور پادری سپرجن صاحب پاسٹرز کالج واقعہ لندن میں تعلیم پائی تھی +

مکتی فوج کے کمشنر ہگنس آئندہ چند ماہ کے لئے مکتی فوج کے کام کی نگرانی کے لئے ہندوستان میں آگئے ہیں +

نیوزیلینڈ میں تین ہزار بپٹسٹ سنڈے سکول کے لڑکوں نے تین ہزار روپیہ جمع کیا ہی تاکہ مشرقی بنگال کے دریاؤں میں بپٹسٹ مشن کے کام کے واسطے لوہے کی کشتی خریدی جاوے +

آسٹریلیا کے طالبعلموں میں مسیحی کام ترقی کر رہا ہی ایک برس سے زیادہ عرصہ گذرا ہی کہ مسٹر جان ماٹ صاحب سکرٹری ورلڈس سٹوڈنٹ کرسچن فیڈریشن نے آسٹریلیا میں جاکر سٹوڈنٹ کرسچن یونین قائم کیا یہہ ویسی ہی سوسائٹی ہی جیسا کہ امریکہ کے کالجوں میں ینگ مینس کرسچن الیوسی ایشن۔ اب اس میں تیس سوسائٹیاں ہیں کہ جن میں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ۔ اور یونیورسٹی تھیالوجیکل کالجوں اور سکولوں کے طالبعلم شامل [illegible]

بپٹسٹ مشنری سوسائٹی نے یہہ خیال کرکے کہ اُن کے اس سال کی آمدنی میں گیارہ لاکھ پونڈ کے گھاٹے کی امید ہی سوسائٹی کی آمدنی بڑہانے کی کوشش کی ہی اور اب تک سوسائٹی کے ممبروں کی طرف سے ۲۵۰۰ پونڈ جمع کئے گئے ہیں +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن۔ مارچ ۸۔ کل رات ہوس آف لارڈس میں لارڈ رابرٹس نے ہندوستان کی سرحدی قوموں اور حال کی جنگی کارروائی کے متعلق بیان کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ ہماری موجودہ پولیسی کو اختیار کرنا اس وجہ سے ہوا کہ روس بہت قریب آپہنچا ہی +

اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ ہمارا اُسطرف دخل دینے کی پولیسی بالکل ناکامیاب ہوئی اور یہہ امر ضروری تھا کہ ہم تمام سرحد پر بتدریج پولیٹیکل رعب داب رکھیں +

لارڈ موصوف نے سر ولیم لاکھارٹ اور انکی فوج کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ مجھکو یقین ہی کہ اگر ہمارا تسلط آفریدی ملک پر ہوگیا تو آفریدی نہ صرف ہمارے بااَمن ہمسائے ہونگے بلکہ بہادر اور نمک حلال سپاہی بنیں گے +

لارڈ آنسلو نے ظاہر کیا کہ لارڈ رابرٹس کی تجویزات پر اگر عمل ہو تو بہت خرچ پڑیگا اور اس کے باعث ہندوستان کی اندرونی ترقی کو نقصان پہنچیگا +

لارڈ نارتھبروک نے گورنمنٹ کی پالیسی کی تائید کی +

لارڈ لینسڈون نے کہا کہ گورنمنٹ کی پالیسی یہہ ہی کہ اُن قوموں میں ہمارا رعب جمایا جاوے مگر جہانتک ہوسکے دخل کم کیا جاوے اور کہ خیبر اور گومل درے کھولے جاویں +

لارڈ رپن نے زور سے خیبر کو اپنے قبضہ میں لانیکی مخالفت کی اور اسبات پر زور دیا کہ ہم کو اُن قوموں سے دوستی رکھنی چاہئے +

کلکتہ۔ مارچ ۸۔ ایک تار آمدہ جمرود میں بیان کیا گیا ہی کہ سر ولیم لاکھارٹ نے کرنل واربرٹن کو مطلع کیا ہی کہ درہ خیبر ۱۱ مارچ سے قافلوں کی آمد و رفت کے لئے کھولا جاویگا۔ یقین ہی کہ اس فیصلے سے اُس موقع پر معاملات صاف ہوجاویں گے +

لنڈن۔ مارچ ۹۔ اخبار ٹائمس بیان کرتا ہی کہ روس اپنی فوج چین کی طرف اوڈیسا سے بھیجتا چلا جاتا ہی اور چونکہ اُس کے جہاز اس کام کے لئے کافی نہیں ہیں اس نے فرانس کے جہازوں سے بندوبست کیا ہی۔ فرانس کا پہلا جہاز دو ہفتہ کے اندر اندر دو ہزار آدمیونکو لیکر روانہ ہوگا +

ٹائمس کا پیکن کا کارسپانڈنٹ بیان کرتا ہی کہ جرمنی نے مقام سنتن فو اور سنگافا کے درمیان ریل بنانیکی ایک اور رعایت حاصل کی ہی +

بمبئی۔ مارچ ۱۰۔ ۹ تاریخ کو ایک ایسا بھاری بلوہ ہوا جو کئی برسوں سے ہندوستان میں نہ ہوا تھا۔ اس بلوہ میں کئی جانوں کا نقصان ہوا۔ اور بہت زخمی ہوئے۔ کچھ مدت سے بمبئی کے دیسی باشندوں میں اس بلوہ کے بخارات اُٹھ رہے تھے۔ بعض دیسی پلیگ کے انسداد کے باعث شاکی تھے۔ کل اس قسم کے فاسد خیالات ظہور میں آئے۔ مدن پورہ میں پلیگ کی ایک پارٹی پر حملہ کیا گیا۔ دیسیوں نے اکھٹے ہوکر پولیس پر خوب پتھر چلائے۔ یہانتک کہ مسٹر ایچ۔ ایچ۔ دستور فورتھ پریسیڈنسی مجسٹریٹ کو مجبوراً حکم دینا پڑا کہ انپر گولیاں چلائی جاویں چنانچہ انپر فیر کیا گیا اور کتنے ہمراہ سخت زخمی ہوئے اس کی خبر آگ کی مانند شہر کے دیگر حصوں میں بھڑک اٹھی اور اور جگہ فساد ہونے لگا۔ شروپ شایر لائیٹ انفنٹری کے دو گورہ سپاہی لاٹھیوں اور پتھروں کی مار سے مارے گئے۔ گرنیٹ روڈ کا ہسپتال اور کئی گدام اور دفتروں پر حملہ ہوا اور جلا دئے گئے۔ مسٹر ڈاوس تمنچہ کی گولی سے اتفاقیہ قتل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جیسا سابق میں کئی برس گذرے کہ ہندو مسلمانوں میں فساد ہوا تھا اب کی مرتبہ سب حملے انگریزوں پر کئے گئے ہیں۔ اگر وقت پر جنگی سپاہیوں کی فوج بمبئی میں نہ آتی تو فسادیوں کی خوب مچتی +

بمبئی۔ مارچ ۱۰۔ کل ۸۵ واردات اور ۱۴۶ اموات کی رپوٹ کی گئی ہی +

لنڈن۔ مارچ ۱۰۔ مسٹر کرزن نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کونٹ موراویف نے سر نکلس او کانر انگریزی سفیر مقیمہ سینٹ پیٹرزبرگ کو اطلاع دی ہی کہ روس پورٹ آرتھر اور ٹلنوان کے کئی سالوں تک کرایہ پر لینے کی نسبت اور نیز وہاں ریل بنانے کی اجازت کی نسبت خط و کتابت کر رہا ہی۔ یہہ بھی کہا کہ روس نے نہ تو شاہانہ حقوق طلب کئے ہیں اور نہ ہی اسبات کی دھمکی دی ہی کہ ہم وہاں فوج بھیجیں گے +

کونٹ موراویف نے یہہ بھی کہا کہ اگر ٹلنوان کا پٹہ ہم کو ملگیا۔ تو یہہ مثل دیگر چینی بندرگاہوں کے غیر ممالک کی تجارت کے لئے کھولا جاویگا +

لنڈن۔ مارچ ۱۱۔ رائٹر پیکن سے تار دیتا ہی۔ کہ سر کلاڈ مکڈانلڈ نے بڑے زور سے مخالفت کی ہی کہ پورٹ آرتھر اور ٹلنوان روس کو کرایہ پر نہ دیا جاوے کیونکہ اس طرح کرنے سے طاقت کی برابری میں فرق آویگا +

چین نے اس خط و کتابت کا انتقال سینٹ پیٹرزبرگ میں کردیا ہی۔ تاکہ وقت بہت خرچ نہ ہو +

مضامین مفید المبتدئین

روزانامی ایک چھوٹی لڑکی کے بیان میں

امریکا میں ایک صاحب مع اپنی میم صاحبہ کے کچھ روز کے لئے سمندر کے کنارے رہنے کو گئے اور اپنے ساتھ روزانام اپنی بیٹی کو بھی لیتے گئے۔ روزا بہت اچھی اور رحمدل لڑکی تھی وہ ایسے کھیل کھیلتی اور ایسی باتیں کرتی تھی جیسا کہ چھوٹے لڑکوں کو مناسب ہی۔ اُسکے باپ نے اُسکو خدا کی بابت تعلیم دی اور یہہ بھی کہا کہ تم اور لوگوں کو بھی خدا کی باتیں سکھلایا کرو۔ جس گھر میں یہہ صاحب رہتے تھے اُس گھر میں بین نامی ایک سیانا لڑکا نوکر تھا وہ لکڑیاں کاٹا کرتا آگ سلگاتا اور جوتیاں صاف کیا کرتا تھا۔ وہ ایسا میلا کچیلا رہتا تھا کہ لوگ اسکو چیتھڑیا بین کہتے تھے۔ یہہ لڑکا بدمزاج اور بگڑا بھی تھا اور جب کام سے فراغت پاتا تو روز دھوپ میں جاکر پڑ رہا کرتا تھا۔ نہ کوئی بین کی خبر لیتا اور نہ بین کسی کی پرواہ کرتا ✦

ایک روز وہ گول کمرے میں آگ سلگا رہا تھا کہ اُسوقت روزا بھی وہاں آئی اور مسکرا اُسکے چہرے کی طرف دیکھکے اُس سے پوچھا۔ بین تم خدا کو پیار کرتے ہو۔ اِس سبب سے کہ کوئی بین کے ساتھ پیار سے باتیں نہ کرتا بلکہ لوگ اسے مارا پیٹا کرتے تھے۔ روزا کے منہہ سے ایسی میٹھی باتیں سنکے اُسکو بڑا تعجب ہوا۔ وہ اس لڑکی کی طرف بڑے غور سے دیکھنے لگا اور رُک کے بولا ہاں۔ تب روزا نے اس سے پھر پوچھا تم خدا سے دعا مانگتے ہو۔ اسنے پھر رُک کے کہا ہاں اتنی بات کہکے روزا پڑھنے اور کھیلنے کے لئے چلی گئی ✦

دوسرے روز جب بین آگ سلگانے کو آیا تب روزا نے اس سے پھر یہی سوال کیا کہ تم خدا کو پیار کرتے اور اس سے دعا مانگتے ہو۔ روزا ہر روز اس سے اِسی طرح کے سوال کرتی اور بین روز اُسے رُک رُک کے جواب دیتا۔ لیکن بین میں ایک طرح کی تبدیلی ہوگئی تھی اُسکی پھٹی ہوئی کُرتی کی مرمت ہوگئی اُسکے ہاتھ صاف رہنے لگے اور اُسکا چہرہ خوش معلوم ہونے لگا بلکہ اتوار کے روز وہ ایک نیا جوڑا پہنا کرتا تھا ✦

ایک روز جب روزا نے اُس سے پھر اِسی طرح کا سوال کیا تو بین نے اُس سے جواب میں کہا کہ تم فرشتہ صورت لڑکی ہو تم روز مجھ سے سوال کیا کرتی تھیں پر میں جھوٹھ کہتا تھا کیونکہ میں خدا کو پیار نہیں کرتا تھا۔ اُس نے کہا کہ میرے جھوٹھ بولنے کا سبب یہہ تھا کہ میں سچ اور جھوٹھ میں فرق نہ کر سکتا تھا کیونکہ کسی نے مجھ بیچارے کو سچ بولنا نہیں سکھلایا۔ لیکن میں اب کہہ سکتا ہوں کہ میں خدا کو پیار کرتا ہوں اور مجھے دُعا مانگنا اچھا معلوم ہوتا ہی۔ میں پھر جھوٹھ نہ بولونگا میرا دل بہت بُرا تھا پر خدا نے میرا دل بدل دیا میں تمہارا بڑا احسانمند ہوں کہ تم مجھ سے روز روز ایسا سوال کیا کرتی تھیں پر روزا ایسی چھوٹی لڑکی تھی کہ بین کی باتیں اچھی طرح نہ سمجھی لیکن اُس نے اُسکی ساری باتیں اپنی ماں سے کہیں ✦

کچھ برس کے بعد روزا کے ماں باپ وہاں سے نکلے ایک بڑے شہر میں چلے گئے وہاں روزا مرگئی اور اُس کی لاش ایک صندوق میں دھری ہوئی اس کے باپ کے گھر میں ایک اندھیری کوٹھری میں رکھی تھی۔ خدا اُس کو اِس گھر سے بہتر جگہ میں رکھنے کے لئے روزا کو اپنے پاس لیگیا تھا۔ اُس نے اپنے کو لڑکپن میں مسیح کے ہاتھ سونپ دیا تھا اور چھوٹی ہی عمر سے آسمان پر بلا لیگئی۔ اِسحالت میں جبکہ روزا کے ماں باپ اس کے پاس بیٹھے ہوئے ماتم کر رہے تھے ایک جوان کالے کپڑے پہنے ہوئے دروازے پر آیا اور پوچھا کہ روزا نامی کوئی چھوٹی لڑکی اس مکان میں رہتی ہی اور جب نوکر نے کہا کہ وہ مرگئی تو وہ زار زار رویا۔ جب روزا کی ماں نے سنا کہ کوئی میری پیاری لڑکی کا نام لیتا ہی تو وہ دروازے پر نکل آئی۔ اس جوان نے اُن سے کہا کہ آپ ہمیں نہیں پہچانتی ہیں میم صاحبہ نے کہا کہ نہیں میں تم کو نہیں پہچانتی اس جوان نے جواب دیا کہ ای میم صاحبہ میں بیچارہ چیتھڑیا بین ہوں جس کا دل آپ کی پیاری بیٹی کی میٹھی باتوں کے سبب بدل گیا میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ میں اب ایک پادری ہوں۔ وہ کہنے لگا کہ روزا اس طرح پر مجھ سے باتیں کرتی تھی اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میں ابھی اُس کی باتیں سُن رہا ہوں گویا کہ وہ یہہ کہتی ہی کہ تم خدا کو پیار کرتے اور اُس سے دُعا مانگتے ہو یا نہیں۔ میں اِسوقت یہاں اس لئے آیا تھا کہ اُس سے کہوں کہ خدا نے میرے ساتھ کیا کیا لیکن افسوس کہ وہ زندہ نہیں ہی کہ یہہ باتیں سُنے ✦

جب اُس نے روزا کی لاش دیکھی تو رو رو کے یہہ کہا کہ ای پیاری لڑکی تم نے میرے دل کو بڑی تاریکی میں پایا تھا اور تم اُسے مسیح کے پاس لائیں ای میری بچی کیا تم مجھے دیکھہ سکتی ہو جبکہ میں تمہاری لاش پر جھکا ہوا تم کو دیکھہ رہا ہوں۔ اس طرح پر اس چھوٹی لڑکی کی میٹھی باتوں نے روح القدس کے وسیلے سے بین پر ایسی تاثیر کی کہ اُس نے اپنے گناہوں سے توبہ کیا اور مسیح پر ایمان لایا۔ پیاری روزا کی عمر بہت چھوٹی تھی پر اُس سے اتنا بڑا کام ہوا اور جب وہ یہہ کر چکی تو آسمان پر بلا لیگئی ✦

ای چھوٹے لڑکو میں بھی تم سے پوچھتی ہوں کہ تم روزا کی مانند خدا کو پیار کرتے ہو یا نہیں تم کو بھی چاہئے کہ اوروں کو فائدہ پہنچاؤ ✦

سرکاری خبریں

جو کمیشن متعلق تحقیقات قحط صوبہ ہذا میں شروع ماہ اپریل میں پہنچیگا لاہور میں بجائے ۲ و ۴ اپریل ۱۸۹۸ء کے جیسا کہ پہلے مشتہر کیا گیا تھا بتاریخ ۴ و ۵ اپریل ۱۸۹۸ء بروز دوشنبہ و سہ شنبہ اجلاس کریگا ✦

صیغہ مال و زراعت

اشتہار

انتظام سول وٹی ری نیری

۱۷- فروری ۱۸۹۸ء مقام کلکتہ ✦

نمبر ۳۵۲ - ۱۴۳ - ۳ - اعلان مندرجہ ذیل جو گورنمنٹ ہند کی خدمت میں جنوبی آسٹریلیا کی گورنمنٹ نے ارسال کیا ہے اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے ✦

دستخط جے بی فلر

قایمقام سکرٹری گورنمنٹ ہند

ہندوستان سے منہہ کھر کی بیماری آنیکا انسداد کرنے کیلئے

جنوبی آسٹریلیا

یعنی } اعلان جناب نواب گورنر صاحب بہادر

(ایل ایس) ٹی ایف بگزٹن

ہم (جناب نواب گورنر صاحب بہادر) ایکٹ امراض مویشی ۱۸۸۸ء کے احکام کے بموجب اگزکٹو کونسل کے مشورہ اور منظوری سے جنوبی آسٹریلیا میں منہہ کھر کی بیماری یا وبا مویشی کے آنے کا انسداد کرنے کی غرض سے اشتہار ہذا کے ذریعہ سے ممانعت فرماتے ہیں کہ دو سال کے عرصہ تک ہندوستان سے مویشی و بھیڑ و اونٹ و بکریاں و ہرن و کسی ذخیرہ جانوران کی نعش و اون و کھال و چمڑہ و استخوان و بال و سینگ و سم و کھر کلاً یا اُن کا کوئی حصہ یا ذخیرہ جانوران کی نعش کا کوئی اور حصہ و گھاس و بھس و لید و کھات اور ساز کی درامد جنوبی آسٹریلیا میں نہ کی جاوے - اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ تمام مویشی بھیڑ و اونٹ و بکریاں و ہرن و یا کسی ذخیرہ جانوران کی نعش یا اُس کا کوئی حصہ اور تمام چارہ وساز (بجز واپس شدہ چارہ اور ساز کے جس کی نسبت اُس طرح برتاؤ کیا جائیگا جیسے کہ آگے بیان کیا گیا ہے) اگر اِس اعلان کے برخلاف جنوبی آسٹریلیا کے کسی بندر کو لائے جاوینگے تو صاحب انسپکٹر اُن کو گرفتار کر سکتے ہیں اور وہ ضبط کر کے تلف کر دیئے جائینگے یا اور طرح دفع کئے جاوینگے جیسے کہ صاحب کمشنر اراضیات سرکاری ہدایت کریں - اور ہم یہہ بھی اعلان کرتے ہیں - کہ تمام واپس شدہ چارہ اور ساز جو اُن گھوڑوں کے ساتھ جہاز پر لادا جاوے کہ آسٹریلیا سے ہندوستان کو پہنچ جائیں صاحب چیف انسپکٹر سٹاک کی اجازت نامہ کے ذریعہ سے بعد ایسے برتاؤ اور وبائی مادہ سے پاک کرنے کے جیسے کہ وہ ہدایت کریں جنوبی آسٹریلیا میں داخل کر لینا جایز ہوگا مگر اور نہج پر نہیں - اور ہم ہدایت کرتے ہیں کہ اس اعلان پر عملدرآمد اس کے گورنمنٹ گزٹ میں مشتہر ہونے کی تاریخ سے کیا جائیگا ✦

یہہ اعلان ہمارے ہاتھ سے اور مقام ایڈی لیڈ میں جنوبی آسٹریلیا کی سرکاری مہر ثبت ہو کر آج ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو جاری ہوا ✦ ایس وی ۴۸۶ - ۹۷

حسب الحکم

دستخط جے وی او - لوگہ من

چیف سکرٹری

اشتہار

ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق کی کتاب امہات المومنین یعنے دربار مصطفائی کے اسرار کی مابقا کاپیاں میرے پاس موجود ہیں - آیندہ اگر کسی صاحب کو خریداری کتاب منظور ہو - یا اس کے متعلق کوئی خط و کتابت ہو تو مجھسے کریں ✦

اِس کتاب کی اشاعت میں بوجہہ ڈاکٹر شایق کے ولایت چلے جانیسے بہت دیر اور دقت ہوئی ہے مگر انشا اللہ اب کوئی دقت نہ ہوگی - اگر کسی صاحب نے کسی وقت قبل ازیں قیمت کتاب ہذا بذریعہ منی آڈر یا ٹکٹ کے کسی کے نام روانہ کی ہو - اور اُس کے صلہ میں کتاب اُن کو نہ پہنچی ہو - تو وہ اُس کی کیفیت سے مجھ کو بذریعہ خط کے اطلاع بخشیں - میں اُن کی شکایت رفع کرنے میں حتی الوسع تحقیق اور کوشش کرونگا - مجھے مسیحی اخبارات اور نیز ریویو نویسوں سے بھی التجا ہے - کہ وہ اطلاع کو اپنے اپنے ناظرین کی خدمت میں بھیجکر مجھ کو ممنون و مشکور بنائیں ✦

المشتہر

پادری - حمید الدین سالک - یوپی مشن راولپنڈی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کرنے کے لئے پُرانے لوہے کی ریلیں ✦ لمبائی - چوڑائی - نرخ اور پہنچانیکی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر - این - ڈبلیو - آر - لاہور سے خط و کتابت کرو ✦

اشتہار

تین تین روپیہ کی سکالرشپیں کرسچن بوایز بورڈنگ ہاؤس سکول لودیانہ میں اُن عیسائی طالبعلموں کو دیجاوینگی جنہوں نے مڈل کا امتحان پاس کیا ہو ✦

المشتہر - پرنسپل بوایز بورڈنگ سکول لودیانہ

پادری - اے - ایچ - یوئنگ صاحب - اڈیٹر و منیجر - نورافشاں کیواسطے - امریکن مشن پریس لودیانہ میں - ایم دایلی کے اہتمام سے چھپا